32واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 23۔اکتوبر 2017

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

1۔آبپاشی 2۔ صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ۔3۔زکوۃ وعشر

بروز منگل 23 مئی 2017 اور بروز منگل 17۔اکتوبر 2017 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

عباسیہ لنک کینال میں پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8795: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پنجند ہیڈورکس سے عباسیہ لنک کینال میں پانی چھوڑنے کا کب فیصلہ ہوا اور کس اتھارٹی نے کیا، اس کینال کی پانی کی کیپسٹی کتنی ڈیزائن ہوئی اور فیصلہ کے تحت کتنا پانی چھوڑا جاتا ہے اس پر کتنے غیر قانونی اور قانونی موگہ جات ہیں نیز اس نہر کے علاقہ میں جو سیم اور تھور آیا ہے اس سے کتنی زمین خراب ہوئی ہے اور اس کو ٹھیک کرنے کا محکمہ کے پاس کیا منصوبہ ہے؟

(تاریخ وصولی 9 فروری 2017 تاریخ ترسیل 11 اپریل 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

پنجند ہیڈورکس سے عباسیہ کینال میں پانی چھوڑنے کا فیصلہ 2003 میں محکمہ انہار نے کیا۔ اس کینال کی ڈیزائن کیپسٹی 5600 کیوسک ہے اور اس کینال میں زیادہ سے زیادہ 5300 کیوسک تک پانی چھوڑا جاتا رہا ہے۔

عباسیہ لنک کینال کو واپڈا اسکارپ نے 1992 میں تعمیر کیا۔ بوجہ عباسیہ لنک کی الائنمنٹ 4830/6066 ایکڑ رقبہ جو عباسیہ کینال سے سیراب ہوتا تھا Cut Off ہو گیا جس کے لیے محکمہ نے 10 جھلاری موگہ جات RD. 7/R, 38/L,55/L,74200/L,95800/L,103+000/L, 105+000/L,183+000/L,222+557/L,219+500/L منظور کئے اور اس نہر پر کوئی غیر قانونی موگہ جات نہ ہیں۔ عباسیہ لنک کینال کے بائیں طرف چولستان ہے۔ سالانہ اوسطاً 30-35 مختلف مقامات سے بذریعہ لفٹ پمپ پانی چوری کی رپورٹ ہوئیں جس پر حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اس کی بدولت پانی چوری میں واضح کمی واقع ہوئی ہے۔ اس نہر کے علاقے میں 61153 ایکڑ زمین سیم و تھور سے متاثر ہوئی۔ سیم زدہ رقبہ کو قابل کاشت لانے کے لیے فزیبلٹی رپورٹ پر بذریعہ کنسلٹنٹ Punjab Irrigated Agricultural Project (PIAP) کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ جس میں ڈسٹرکٹ رحیم یار خان (پنجند کینال کمانڈ ایریا) کا رقبہ تقریباً 22560 ایکڑ اور ڈسٹرکٹ

بہاولپور / رحیم یار خان میں عباسیہ کینال / لنک کینال کے کمانڈ ایریا کا 38593 ایکڑ رقبہ قابل کاشت لایا جائے گا۔ فزیبلٹی رپورٹ کی روشنی میں آئندہ سال 18-2017 ADP میں درج ذیل دو کام شامل کئے گئے ہیں۔

1.Mitigation of water logging in District Rahim yar khan

2. Reclamation of water logged area in command area of Abbasia Canal .

(تاریخ وصولی جواب 27 اپریل 2017)

بروز منگل 17۔اکتوبر 2017 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

گجرات:۔ بھاؤڈرین کی سٹون پیچنگ سے متعلقہ تفصیلات

*8561: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) بھاؤڈرین گجرات کی سٹون پیچنگ کے لئے سال 15–2014 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی کتنی رقم اس سکیم پر خرچ ہوئی اور کتنی رقم Lapse ہوئی Lapse ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ Full Funded سکیم تھی مگر اس پر کام انتہائی سست رفتار سے کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کا پتھر شہر میں جگہ جگہ پڑا ہوا ہے جس کی وجہ سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کی بابت وزیر اعلیٰ پنجاب سیکرٹریٹ سے ڈائریکٹو جاری ہوا تھا اور اس سکیم کی ناقص، غیر معیاری سست رفتار سے کام کرنے پر انکوائری کرنے کا حکم جاری ہوا تھا اور متعلقہ ذمہ داران کے خلاف قانونی / محکمانہ انکوائری کرنی تھی اگر ہاں تو اس پر محکمہ نے کیا ایکشن لیا ہے؟

(ہ) اس سکیم کا نامکمل کام کب تک ہو جائے گا؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2016 تاریخ ترسیل 6 فروری 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) سال 15-2014 میں بھاؤڈرین کے لیے 37.477 Million روپے کا ایسٹیمیٹ منظور ہوا تھا جبکہ 29.372 ملین روپے فنڈ مختص کیا گیا جس میں سے 10.958 Million روپے خرچ ہوئے

بقیہ Million 18.414 روپے Lapse ہو گئے۔ اس کام کے ٹینڈر ماہ مارچ 2015 میں مکمل ہوئے۔ بوجہ کمی وقت جون 2015 تک صرف مختص شُدہ فنڈ کا 37% خرچ ہو چکا۔ فنڈ Lapse کی وجہ وقت کی قلت تھی۔

(ب) یہ درست نہ ہے مالی سال 15-2014 میں اس سکیم کے لئے فل فنڈز جاری نہ ہوئے تھے۔ اس کی Estimated Cost 37.477 ملین روپے تھی جبکہ 29.372 روپے فنڈز جاری ہوئے۔

بعدازاں اس سکیم کا ترمیم شُدہ تخمینہ 42.282 ملین روپے ہو گیا جس میں سے اب تک 31.296 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور بقیہ کام کی تکمیل کے لئے 10.986 ملین روپے مزید درکار ہیں۔ جاری شُدہ فنڈز اور اس کے استعمال کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال	کل لاگت تخمینہ	جاری شدہ فنڈ	استعمال شدہ فنڈز	لیپس شدہ فنڈ	فنڈ استعمال نہ ہونیکی وجوہات
2014-15	37.477M	29.372M	10.958M	18.414M	بوجہ قلت وقت
2015-16	42.282M	26.862M	9.654M	17.208M	ڈیزائن میں ترمیم میں منظوری
2016-17	42.282M	21.670M	10.684M	10.986M	بوجہ قلت وقت

تین سالوں کے دوران اس سکیم پر کل 31.296 ملین روپے خرچ ہوئے اور موقع پر 74 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ جو پتھر کوائری سے منگوایا گیا وہ موقع پر استعمال ہو چکا ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ اس کام کی انکوائری کی بابت چیف منسٹر ڈائریکٹو جاری نہ ہوا ہے چیف انجینئر صاحب سرگودھا نے کام کی بہتری کے لئے ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی تھی۔ جس کی سفارشات کی روشنی میں ترمیمی پی-سی-ون تیار کیا گیا جس کی منظوری مورخہ 23.06.2016 کو دی گئی۔ کمیٹی کی سفارشات میں کسی اہل کار کو ذمہ دار نہ ٹھہرایا گیا اور نہ ہی کسی کے خلاف کوئی محکمانہ ایکشن لیا گیا ہے۔

(ہ) اس سکیم کا نامکمل کام بروقت فنڈ ملنے پر مکمل ہو جائے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 21 ستمبر 2017)</u>

بروز منگل 17۔اکتوبر 2017 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال
گجرات:۔9۔آر راجباہ کی لائننگ سے متعلقہ تفصیلات

*8562: میاں طارق محمود: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجباہ 9-آر گجرات کی لائننگ کو پختہ کرنے کا PC-I تیار کرکے Nespak Consultants کو ارسال کیا گیا تھا؟

(ب) یہ PC-I کب نیسپاک Consultants کو ارسال کیا گیا تھا اور کب تک واپس آنا تھا؟

(ج) کیا یہ پی سی واپس محکمہ کو مل گیا ہے اگر ہاں تو اس پر محکمہ نے کیا ایکشن لیا ہے؟

(د) یہ سکیم کب منظور ہو گی اور اس پر کب تک کام شروع ہونے کی امید کی جاسکتی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس سکیم کو جلد از جلد مکمل کروانے کے لئے ہدایات جاری کرے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2016 تاریخ ترسیل 6 فروری 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) راجباہ 9۔R کو پُختہ (کنکریٹ لائننگ) کرنے کے لیے محکمہ ہذا نے پی۔سی۔ون تیار کرکے 11.02.2016 کو NESPAK CONSULTANTS کو بھیجا گیا تھا جس پر کچھ اعتراضات تھے۔اب PC-I دوبارہ تیار کرکے مورخہ 01.08.2017 کو چیف انجینئر صاحب پی اینڈ آر کو بھیج دیا ہے تاکہ NESPAK CONSULTANTS کو بھجوایا جاسکے۔

(ب) اس کا جواب جز الف میں بیان کر دیا گیا ہے مزید یہ کہ پی۔سی۔ون چیف انجینئر صاحب پی اینڈ آر کو مورخہ 01.08.2017 کو دوبارہ ارسال کر دیا گیا ہے جو کہ بعد از کلیرنس NESPAK CONSULTANTS موصول ہو گا۔

(ج) NESPAK CONSULTANTS نے پہلا پی۔سی۔ون چند ایک اعتراضات کی بناء پر واپس کر دیا تھا۔نہروں کی سالانہ بندی 2017 کے دوران راجباہ 9۔R کی بھل صفائی کا کام ہونے کی وجہ سے پہلے جو سروے کیا گیا تھا وہ تبدیل ہو گیا ہے۔اب دوبارہ سروے ورک مکمل کرکے اور NESPAK

کے اعتراضات کی روشنی میں پی۔ سی۔ ون مورخہ 01.08.2017 کو NESPAK CONSULTANTS سے Clearance کے لیے بھجوا دیا گیا ہے۔

(د) امید کی جاتی ہے کہ یہ سکیم ماہ اکتوبر 2017 کے اختتام تک منظور ہو جائے گی اور اس پر دسمبر 2017 میں کام شروع ہو جائے گا۔

(ہ) محکمہ آبپاشی اس سکیم کو دوران مالی سال 18-2017 میں مکمل کرنا چاہتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 ستمبر 2017)

بروز منگل 17۔ اکتوبر 2017 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

ضلع میانوالی۔ دریائے سندھ کے سیلاب سے متاثرہ لوگوں سے متعلقہ تفصیلات

*8783: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں دریائے سندھ میں سیلاب کی وجہ سے کتنا رقبہ، مکانات اور لوگ سال 2013 سے آج تک متاثر ہوئے ہیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران ان کی بحالی کے لئے کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم دریائے سندھ پر بند / سپر وغیرہ بنانے پر خرچ کی گئی؟

(د) اس ضلع میں دریائے سندھ کے سیلاب سے بچاؤ کے لئے جو منصوبہ جات چل رہے ہیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 8 فروری 2017 تاریخ ترسیل 18 اپریل 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلعی انتظامیہ کے متعلقہ ہے۔

(ب) ضلعی انتظامیہ کے متعلقہ ہے تاہم ضلع میانوالی میں 2013 سے لے کر آج تک دریائے سندھ پر بند / سپر کی بحالی و نو تعمیر پر جو رقم خرچ کی گئی ہے اسکی تفصیل جز نمبر ج میں درج ذیل ہے۔

(ج) ضلع میانوالی میں 2013 سے لے کر آج تک بند / سپر کی بحالی اور بنانے پر M&R اور ADP سکیم کے تحت جو رقم خرچ ہوئی اسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل بحالی بند / سپر M&R گرانٹ

سال 2014–2013 = 86.203 ملین روپے۔

سال 2015–2014 = 46.632 ملین روپے۔

سال 2016–2015 = 24.018 ملین روپے۔

سال 2017–2016 = 31.297 ملین روپے۔

تفصیل نو تعمیر بند / سپر ADP گرانٹ

سال 2014–2013 = 65.603 ملین روپے۔

سال 2015–2014 = 90.741 ملین روپے۔

سال 2016–2015 = 33.896 ملین روپے۔

سال 2017–2016 میں ابھی تک کوئی خرچ نہ ہوا ہے۔

(د) ضلع میانوالی میں جن منصوبوں پر کام ہو رہا ہے اُن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ایک سکیم موضع اتراکلاں کے نام سے موسوم ہے اس کے تحت ایک گنڈا بند نزد ڈیرہ سلیم والا اور دوسرا گنڈا بند نزد مقرب والا مکمل ہو چکے ہیں اور سٹڈ نزد اتراکلاں زیر تعمیر ہے فلڈ سیزن 2015 کے بعد دریا کی صورت حال ڈیپارٹمینٹل ایکسپرٹ کمیٹی کو آگاہ کی گئی جنہوں نے فیصلہ کیا کہ دو عدد پرانگ گنڈا بند مقرب والا کے اپ سٹریم اور ڈاؤن سٹریم بنائے جائیں۔ لہذا ان کی تجویز کے مطابق Revised PC-1 135.410 ملین کا بنایا گیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔ منظوری اور فنڈز کی فراہمی پر موقع پر کام مکمل کر دیا جائے گا۔

2۔ دوسری سکیم J-Head Spur علووالی کے نام سے موسوم ہے اس کا کام تقریباً 66% مکمل ہو چکا ہے۔ فلڈ سیزن 2015 کے بعد دریا کی صورت حال تبدیل ہو گئی اور اعلیٰ حکام کے مشورے سے دوبارہ دریا کا سروے چشمہ بیراج سے لے کر موسے والی تک کیا گیا اور اریگیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے دوبارہ ماڈل سٹڈی رپورٹ مرتب کی جسکی روشنی میں Revised PC-1 364.618 ملین روپے کا بنایا گیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے. منظوری اور فنڈز کی فراہمی پر موقع پر بقیہ کام مکمل کر دیا جائے گا۔

3۔فلڈ2013 کے دوران J-Head Spur نمبر3 دوآبہ۔ڈھنگانہ کو کافی نقصان پہنچا اسے دوبارہ بحال کرنے کے لیے موجودہ ماڈل سٹڈی رپورٹ میں منظوری دی گئی ہے اور ایک سپر دوآبہ کے قریب تجویز ہوا ہے۔PC-1 684.679 ملین کا بنایا گیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔ منظوری اور فنڈز کی فراہمی پر موقع پر کام مکمل کر دیا جائے گا۔

4۔ ضلع میانوالی میں 2016 میں دریائے سندھ میں پانی کا رخ تبدیل ہو کر گاؤں دھپ سڑی اور ہندال والا وغیرہ کی طرف ہو گیا تھا جسکی وجہ سے آبادی اور زرعی زمینوں کو نقصان ہوا۔اس کے بچاؤ کیلئے دریائے سندھ پر دھپ سڑی کے مقام پر کٹاؤ کی وجہ ڈیپارٹمینٹل ایکسپرٹ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا تھا۔انھوں نے موقع ملاحظہ کے بعد محکمہ آبپاشی پنجاب کی ایکسپرٹ کمیٹی نے عملہ فیلڈ کو 4عدد سٹون سٹڈ اور کناروں کو پتھر لگا کر محفوظ کرنے کی سفارش کی جس پر 02.06.2017 سے ہنگامی بنیادوں پر کام جاری ہے جس کا 90فی صد کام مکمل کر لیا گیا ہے۔ پانی کا بہاؤ کم ہونے کے بعد باقی 10 فی صد کام مکمل کر لیا جائے گا؛

5۔ دریائے سندھ پر دھپ سڑی کے مقام پر CPEC منصوبے کے تحت جناح بیراج سے چشمہ بیراج تک کی ماڈل سٹڈی رپورٹ اریگیشن ریسرچ انسٹیٹوٹ لاہور کی طرف سے مرتب ہوئی ہے جس میں دریائے سندھ پر دھپ سڑی کے نزدیک پل اور دریا کے دونوں جانب اپ سٹریم اور ڈاؤن سٹریم فلڈ بند بھی بنائے جائیں گے جو کے CPEC کے منصوبہ میں شامل ہیں۔

6۔مزید برآں ماہ جولائی میں دریائے سندھ میں درمیانے درجے کے سیلاب نے مندہ خیل، برزی سیداں اور درازوالا موضع جات کی حدود میں کٹاؤ کرتے ہوئے زرعی زمین اور متعدد آبادیوں کو نقصان پہنچایا محکمہ انہار کی ایکسپرٹ کمیٹی کی ہدایت پر اس کٹاؤ کو ہنگامی بنیادوں پر روکنے کے لیے کام جاری ہے.

<u>(تاریخ وصولی جواب 21 ستمبر 2017)</u>

بروز منگل 17۔اکتوبر 2017 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

محکمہ پیڈا کے مقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*8796:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پیڈا کیا ہے یہ کب شروع کیا گیا اور اسے کب تک مکمل ہونا تھا اس وقت یہ کس مرحلہ میں ہے ؟

(ب) پیڈا کو کن مقاصد کے تحت شروع کیا گیا جہاں جہاں پر اس کا کام مکمل ہو گیا تو محکمہ نے کیا تھرڈ پارٹی تجزیہ کروایا کہ وہاں وہاں یہ مقاصد حاصل ہو گئے نیز کیا کیا خرابیاں رونما ہوئیں؟

(تاریخ وصولی 9 فروری 2017 تاریخ ترسیل 11 اپریل 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) نہری نظام میں ادارہ جاتی اصلاحات کے لیے بنائی جانے والی نئی اتھارٹی کا نام پیڈا ہے۔ پیڈا ایکٹ پنجاب اسمبلی سے 1997ء میں منظور ہوا۔ ایکٹ کے مطابق پیڈا ایک خود مختار ادارہ کے طور پر اپنے امور سر انجام دے گا۔ پیڈا ایکٹ کے ذریعے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں ادارہ جاتی اصلاحات نافذ کی جارہی ہیں۔ ان اصلاحات کے تحت راجباہوں کی سطح پر کسان تنظیموں Farmer Organizations کے قیام کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ان اصلاحات کے تحت راجباہوں (Distributaries) کی سطح پر بننے والی کسان تنظیموں کی نہری انتظام وانصرام یعنی پانی کی منصفانہ تقسیم، موگوں کی مرمت، نہروں کی دیکھ بھال، پانی چوری کا خاتمہ، پٹریوں کی حفاظت، باہمی تنازعات کا حل، آبیانہ کی تشخیص ووصولی میں شمولیت لازمی قرار دی گئی ہے۔ نہری انتظام وانصرام میں کسانوں کو شامل کرنے کا مقصد نہری نظام کو عوامی نمائندگی کے ذریعے مؤثر اور پائیدار بنانا ہے تاکہ کسان اس نظام کی دیکھ بھال اور فیصلہ سازی میں براہ راست شامل ہوں۔ صوبائی اسمبلی نے 27 جون 1997 کو پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی ایکٹ 1997 پاس کیا۔ 27 جون 1997 کو ہی جناب گورنر پنجاب نے اس کی توثیق فرمائی اور 2 جولائی 1997 کو نوٹیفکیشن جاری ہونے کے ساتھ ہی پیڈا ایکٹ نافذ العمل ہو گیا۔

پیڈا ایکٹ کے نفاذ کے دن ہی سے اس کے مکمل ہونے کا کوئی حتمی روڈ میپ نہ تھا پیڈا کے زیر اہتمام بننے والے کل 17 ایریا واٹر بورڈز میں سے اب تک 5 ایریا واٹر بورڈز بن چکے ہیں۔ پیڈا کا نظام صوبے بھر میں مکمل طور پر نافذ ہونے کی کوئی حتمی تاریخ یا روڈ میپ تاحال بھی نہ ہے۔ تاہم پیڈا نے 2016 میں پانچوں ایریا واٹر بورڈز میں بننے والی کسان تنظیموں کی کارکردگی کی بنیاد پر اویلوایشن (evaluation) کروائی ہے جس کی فائنل رپورٹ آنے پر باقی ایریا واٹر بورڈ کے قیام / روڈ میپ کے بارے میں سوچا جاسکتا ہے۔

اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے نوٹیفکیشن نمبری DD(P&E)3-2016(SPRU) Dated

14.07.2017 کے ذریعے ایک ورکنگ گروپ قائم کیا ہے (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جو 30 دن کے اندر پیڈا کے طریقہء کار، مسائل اور آئندہ کا لائحہ عمل کے بارے میں سفارشات پیش کرے گا۔یہاں اس چیز کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ یہ معزز ہاؤس (پنجاب اسمبلی) پہلے ہی اپنے 23.05.2017 کے اجلاس میں سوال نمبر 6669 کے جواب کے دوران جناب اسپیکر صاحب نے "پیڈا کب تک مکمل ہوگا" کا معاملہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کر کے اس کو دو ماہ میں مکمل کرنے کی رولنگ دی ہوئی ہے جس کی سفارشات کی روشنی میں مزید کارروائی کی جائے گی۔اس سلسلے میں عرض ہے کہ اس کمیٹی کا ایک اجلاس مورخہ 18.07.2017 کو منعقد بھی ہو چکا ہے۔

حکومت پنجاب نے تقریباً صدی پرانے نہری نظام کو کسانوں کی شمولیت سے بہتر انتظامی کارکردگی، شفافیت اور آپس کے پانی کی تقسیم کے مسائل کو اپنے طور پر حل کرنے کے لئے جو "پیڈا ایکٹ 1997ء" پاس کیا تھا وہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں بنیادی اصلاحات کا غماز ہے۔پیڈا ایکٹ کے تحت موگہ کی سطح پر کھال پنچائیت اور راجباہ کی سطح پر کسان تنظیموں کی تشکیل کی گئی ہے تاکہ نہری انتظام وانصرام میں کسانوں کی شمولیت یقینی ہو سکے۔اس وقت پنجاب بھر میں 5 کینال سرکل / ایریا واٹر بورڈز میں 402 راجباہوں پر کسان تنظیمیں (FOs) اور 19430 موگہ جات پر کھال پنچائتیں بنائی جا چکی ہیں۔

(ب) پیڈا ایکٹ 1997 کے مطابق پیڈا کا نظام صوبہ کے مختلف علاقوں میں شروع کیا گیا ہے۔اس نظام کے تحت صوبہ بھر میں کل 17 ایریا واٹر بورڈز قائم کیے جانے ہیں۔اس وقت 17 میں سے 5 ایریا واٹر بورڈز بن چکے ہیں۔پیڈا کو جن مقاصد کے تحت شروع کیا گیا ان میں سے چند اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

نہری انتظام وانصرام میں کسانوں کی لازمی شمولیت

نہروں کی دیکھ بھال اور مرمت (معیاری اور کم سے کم لاگت میں)

موگہ جات کی حفاظت اور بروقت مرمت

نہری پانی کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانا

پانی چوری کا خاتمہ اور چوروں کے خلاف ضابطہ کے مطابق کارروائی

آبیانہ کی بروقت تشخیص، وصولی اور مقررہ تاریخ کے بعد نادہندگان کی فہرستیں تیار کر کے ضروری کارروائی کرنا

کسانوں کے درمیان تنازعات کا حل کرنا

نہروں کی بھل صفائی اور پٹریوں کی حفاظت

محکمہ نے لوئر چناب کینال (ایسٹ) سرکل فیصل آباد میں پائلٹ ایریا واٹر بورڈ کے تین سال مکمل ہونے پر تھرڈ پارٹی سے تجزیہ کروایا تھا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پیڈا کے ایم اینڈ ای سیل نے 2008 میں ایریا واٹر بورڈ ایل سی سی ایسٹ سرکل فیصل آباد کی 84 کسان تنظیموں کی کارکردگی کی تین سالہ رپورٹ (08-2006) جاری کی۔

جاپان انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی (JICA) نے 2007 میں ایل سی سی ایسٹ سرکل فیصل آباد کی 84 کسان تنظیموں کا تجزیہ کیا اور اپنی رپورٹ جاری کی۔

2008 میں بطور تھرڈ پارٹی کنسلٹنٹ این ڈی سی (NDC) نے بھی کیس سٹڈی کی۔

درج بالا تجزیات / رپورٹس کے مطابق پیڈا کے زیر انتظام نہروں کی ٹیلوں پر پانی کی فراہمی میں قدرے بہتری آئی ہے، پانی چوری میں مجموعی طور پر کمی واقع ہوئی ہے، شکایات میں کمی اور آبیانہ کی وصولی میں بھی بہتری آئی ہے درج بالا تجزیات میں کسان تنظیموں کی کارکردگی کی بنیاد پر (اچھی، اطمینان بخش، مناسب اور کمزور) درجہ بندی کی گئی ہے جس کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ یہ تجزیہ سال 2006-2008 میں کروایا گیا تھا چونکہ اس تجزیہ کو کروائے کافی وقت ہو چکا ہے اس لیے محکمہ نے ایک کمیٹی بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری DD(P&E)3-2016(SPRU) Dated 14.07.2017 قائم کی ہے جس کا ذکر جز الف میں ہے جو تمام پہلوؤں سے جائزہ لے کر اپنی سفارشات پیش کرے گی جس سے معزز ایوان کو آگاہ کر دیا جائے گا۔ اور مختلف ادوار میں کسان تنظیموں کی کارکردگی بڑھانے اور رونما ہونے والی خامیوں کو دور کرنے کے اقدامات کئے جاتے رہے ہیں مثلاً پانی چوری کی FIR کے اندراج میں محکمہ پولیس کا عدم تعاون، پانی کی منصفانہ تقسیم میں سیاسی مداخلت اور نادہندگان کے خلاف کارروائی وغیرہ وغیرہ۔ نظام کی بہتری کے لیے رولز / ریگولیشنز میں ضروری ترامیم عمل میں لائی گئیں مثلاً 2014 کے ریگولیشن کے تحت مواخذہ، شفافیت، فنانشل اور لیگل ڈسپلن کو بہتر کرنے کے لئے ریگولیشن میں ضروری ترامیم کی گئی ہیں۔ مزید نہری مرمتی کاموں میں شفافیت لانے کے لئے تھرڈ پارٹی مانیٹرنگ کے نظام کو بھی اختیار کیا گیا ہے۔ پیڈا نے 2016 میں پانچوں ایریا واٹر بورڈز میں بننے والی کسان تنظیموں کی

کارکردگی کی اویلوایشن (evaluation) بھی کروائی ہے جس کی رپورٹ جلد ہی آنے والی ہے اگر مزید خامیاں سامنے آئیں تو ان کو دور کرنے کے لیے بھی ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 اگست 2017)

بروز منگل 17۔ اکتوبر 2017 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

ایف سی ڈرین اور مونہ ڈرین سے متعلقہ تفصیلات

*9016: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایف سی ڈرین اور مونہ ڈرین کہاں کہاں پر واقع ہیں نیز یہ ڈرین کن کن علاقوں سے نکلتی ہیں؟

(ب) ایف سی ڈرین اور مونہ ڈرین کب بنائی گئی نیز ان کے بنانے پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ج) ایف سی ڈرین اور مونہ ڈرین بنانے کے کیا مقاصد تھے اور یہ مقاصد کہاں تک پورے ہوئے؟

(تاریخ وصولی 15 مارچ 2017 تاریخ ترسیل 17 مئی 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) 1۔ ایف ایس (فقیریاں، سلانوالی) ڈرین ضلع منڈی بہاؤالدین کی تحصیل ملکوال کے موضع ہیڈ فقیریاں سے شروع ہوتی ہے جو کہ ضلع سرگودھا کی تحصیل بھلوال کوٹ مومن، سرگودھا اور سلانوالی کے چکوک فقیریاں لوک، پھلروان سالم، ولسن پور، بھلوال، چک 22 شمالی، اجنالہ، مٹھہ لک، سرگودھا، چک 104 جنوبی، چک 109 جنوبی، شاہین آباد، چک 141 جنوبی، چک 142 جنوبی سے گزرتی ہوئی سلانوالی کے قریب دریائے چناب میں گرتی ہے۔ اس ڈرین میں اوپر بیان کئے گئے چکوک سے مختلف برانچز اور ٹرائی بیوٹری ڈرینز آؤٹ فال کرتی ہیں اس لئے یہ ایف ایس (فقیریاں، سلانوالی) ڈرینج سسٹم کہلاتا ہے۔

2۔ مونہ ڈرین ضلع منڈی بہاؤالدین کی تحصیل ملکوال کو موضع مونہ (نزد مونہ آرمی ریمونٹ ڈپو) سے شروع ہوتی ہے جو کہ ضلع سرگودھا کی تحصیل بھیرہ، بھلوال، سرگودھا اور شاہپور کے چکوک ہاتھی ونڈ، بی شاہ بالا، سکیسر، لک، اوتیاں، چک 55 شمالی، چک 56 شمالی، ماڑی، نواب پور، دھریمہ، ویگووال وغیرہ سے گذرتی ہوئی موضع سلطان پور بنگلہ کے قریب سلکی اسکیپ ڈرین میں گرتی ہے اور سلکی اسکیپ ڈرین دریائے

جہلم میں گرتی ہے۔اس ڈرین میں اوپر بیان کئے گئے چکوک سے مختلف برانچز اور ٹرائی بیوٹری ڈرینز آؤٹ فال کرتی ہیں اس لئے یہ مونہ ڈرینج سسٹم کہلاتا ہے۔

(ب) ایف ایس ڈرین و مونہ ڈرین / ڈرینج سسٹمز سال 1928ء کے دوران تعمیر کئے گئے تھے کیونکہ یہ ڈرینج سسٹمز قیام پاکستان سے پہلے بنائے گئے تھے اس لئے ان کی لاگت کا ریکارڈ موجود نہ ہے۔

(ج) ایف ایس ڈرین و مونہ ڈرین کی تعمیر کا مقصد مندرجہ بالا چکوک جن کی نشاندہی پیرا نمبر 1 میں کی گئی ہے سے سیم و تھور کا خاتمہ تھا، ان ڈرینوں کی تعمیر سے کافی حد تک ان چکوک سے سیم و تھور ختم ہو گئی اور زیر زمین واٹر لیول کم ہو گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 اگست 2017)

بروز منگل 17۔اکتوبر 2017 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں راجباہ لوئر گوگیرہ کے پلوں کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*9281: جناب عبدالقدیر علوی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی تمام انہار یا راجباہ جن کا ڈسچارج 50 کیوسک تک ہے ان کو پختہ کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسی پروگرام کے تحت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نہر جھنگ برانچ سے نکلنے والے راجباہ اور لوئر گوگیرہ کو پختہ یا ان کی لائننگ کر دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان راجباہ پر سو سال سے بھی پرانے اور خستہ حال پلوں Bridges کی تعمیر نو یا مرمت نہیں کی گئی ہے جس سے ٹریفک اور پانی کے بہاؤ میں شدید مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان خستہ حال پلوں Bridges کی تعمیر نو یا مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 25 مئی 2017 تاریخ ترسیل 7 جولائی 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) اس بارے میں عرض ہے کہ صوبے میں جن راجباہ کا ڈسچارج 50 کیوسک تک ہے محکمہ اُن کو پختہ کرنے کا کام کر رہا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے

تعداد کل راجباہ50کیوسک تک = 2256

تعداد کل راجباہ50کیوسک تک جوپختہ ہوچکے ہیں = 1021

(ب) یہ بات درست ہے کہ ڈویلپمنٹ سرکل فیصل آباد نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جونہریں لوئر گوگیرہ برانچ سے نکلتی ہیں ان کی لائننگ کردی ہے۔ماسوائے ترکھانی ڈسٹی RD124+597 تا RD153+037 ٹیل،کالو مائنر RD.0 00+ تا RD.18+000 ٹیل، مونگی ڈسٹی RD.108+300 تا RD 121+278 ٹیل۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ تمام Crossing Bridges پرانے پلوں کی مرمت نہیں کی گئی ہے جس سے ٹریفک اور پانی کے بہاؤمیں کوئی رکاوٹ آتی ہے تمام پرانے پل جن کی مرمت کی ضرورت ہوان کی مرمت کردی جاتی ہے۔

(د) جوپُل محکمہ انہار کی حدود میں آتے ہیں ان کی بروقت مرمت محکمہ انہار کرتا ہے اوراس کے علاوہ جوپل محکمہ ریلوے۔ محکمہ ہائی وے یا لوکل گورنمنٹ نے تعمیر کیے۔اُن کے بارے میں متعلقہ محکمہ بہتر آگاہی فراہم کر سکتا ہے

(تاریخ وصولی جواب 4اگست 2017)

بروز جمعتہ المبارک 26 مئی 2017 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر زیرالتواء سوال

بہاولپور میں انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*8655:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور انڈسٹریل سٹیٹ کب بنائی جائے گی؟

(ب) اس وقت ضلع بہاولپور میں کس کس نوعیت کے کتنے صنعتی یونٹ کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس وقت بہاولپور میں واقع سمال انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنے صنعتی یونٹ کام کر رہے ہیں کتنے خراب اور بند پڑے ہیں؟

(تاریخ وصولی 26 جنوری 2017 تاریخ ترسیل 29 مارچ 2017)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) بہاولپور میں نئی انڈسٹریل اسٹیٹ کا منصوبہ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ اتھارٹی (پی آئی ای) کے پاس زیر تکمیل ہے۔

(ب) ضلع بہاولپور میں اس وقت 253 انڈسٹریل یونٹس ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر آف یونٹس	ٹائپ آف انڈسٹری
1	ایگریکلچر امپلی منٹس
1	بیکری پروڈکٹس
16	کولڈ سٹوریج
154	کاٹن جننگ اینڈ پریسنگ
39	فلور ملز
1	ہومیوپیتھک میڈیسن
1	آئرن اینڈ سٹیل ری رولنگ ملز
1	لائٹ انجینئرنگ
1	ماچس
1	منرل واٹر
1	موٹر سائیکل / رکشہ
1	پیپر اینڈ پیپر بورڈ
1	پیسٹی سائیڈز / انسیکٹی سائیڈ
3	پولٹری فیڈ
6	رائس ملز
3	سوپ اینڈ ڈیٹرجینٹ
5	سالوینٹ آئل ایکس ٹریکشن

2	شوگر
7	ٹیکسٹائل سپننگ
3	ٹیکسٹائل ویونگ
5	ویجیٹیبل گھی اینڈ کوکنگ آئل
253	ٹوٹل

(ج)اس وقت سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بہاولپور میں 56یونٹس کام کر رہے ہیں اور دو یونٹس بند پڑے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 23 مئی 2017)

گوجرانوالہ ڈویژن زکوٰۃ و عشر کی رقم و تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*8484: میاں طارق محمود: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران گوجرانوالہ ڈویژن میں کتنی رقم زکوٰۃ و عشر کی ضلع وائز فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم مخصوص مقاصد کے لئے تھی یہ مقاصد کون کون سے تھے کتنی رقم ضلعی سربراہ کے صوابدید پر برائے تقسیم غرباء تھی؟

(ج) ان سالوں کے دوران اس ڈویژن کے کن کن ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی رقم دی گئی ان کے نام مع گرانٹ کی تفصیل دی جائے؟

(د) اگر ان سالوں کے دوران رقم کی تقسیم کا آڈٹ ہوا تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی یکم دسمبر 2016 تاریخ ترسیل 24 فروری 2017)

جواب

وزیر زکوٰۃ و عشر

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن کی ضلع وائز فراہم کی گئی رقوم مندرجہ ذیل ہیں۔

ضلع	15-2014	16-2015	17-2016
گوجرانوالہ	12 کروڑ 45 لاکھ 24 ہزار	14 کروڑ 55 لاکھ 41 ہزار	16 کروڑ 60 لاکھ 02 ہزار

	480روپے	412روپے	916روپے
سیالکوٹ	10کروڑ51لاکھ28ہزار 117روپے	11کروڑ42لاکھ61ہزار 980روپے	12کروڑ93لاکھ75ہزار 394روپے
حافظ آباد	4کروڑ84لاکھ16ہزار 810روپے	4کروڑ05لاکھ09ہزار 371روپے	4کروڑ65لاکھ86ہزار 282روپے
منڈی بہاوالدین	4کروڑ92لاکھ48ہزار 966روپے	4کروڑ74لاکھ18ہزار 147روپے	5کروڑ62لاکھ27ہزار 434روپے
نارووال	5کروڑ59لاکھ26ہزار 640روپے	5کروڑ57لاکھ80ہزار 60روپے	6کروڑ37لاکھ75ہزار 678روپے
گجرات	8کروڑ61لاکھ54ہزار 797روپے	8کروڑ46لاکھ35ہزار 729روپے	9کروڑ67لاکھ97ہزار 412روپے
میزان	46کروڑ93لاکھ99ہزار 810روپے	48کروڑ81لاکھ46ہزار 699روپے	55کروڑ87لاکھ65ہزار 116روپے

(ب)زکوٰۃ کی رقم تقسیم زکوٰۃ کے قواعد کے تحت ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کی منظوری سے زکوٰۃ کی مختلف مدات میں تقسیم کی جاتی ہے۔ یہ رقم کسی مخصوص مقاصد کے لیے نہیں ہوتی اور نہ ہی ضلعی سربراہ کی صوابدید پر کوئی رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔

(ج)ان سالوں کے دوران گوجرانوالہ ڈویژن کے ہسپتالوں کو جاری کردہ رقم کی تفصیل تتمہ "الف"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)زکوٰۃ فنڈز کی تقسیم کا آڈٹ ڈائریکٹوریٹ آف زکوٰۃ آڈٹ اسلام آباد کرتا ہے مذکورہ بالا اضلاع سے متعلق آڈٹ ہونے کی تفصیل تتمہ "ب"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب20اکتوبر2017)</u>

صوبہ میں ترکی کے تعاون سے Tika کے پروگرام کے فائدے اور دیگر تفصیلات

*9112: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ بھر کے تمام ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں ترکی پروگرام Tika کے تعاون سے کون کون سے نئے کورسز کروائے جا رہے ہیں نیز ان کورسز کے مستقبل میں کیا کیا فائدے ہیں؟

(ب) صوبہ بھر کے تمام ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں Tika کے تعاون سے کروائے جانے والے کورسز کا اجراء کب کیا گیا؟

(ج) صوبہ بھر کے تمام ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں ترکی کے تعاون سے کروائے گئے پروگرام کے تحت کتنے طلباء کو کس کس فیلڈ Skill میں تعلیم دی گئی؟

(د) صوبہ بھر کے تمام ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں ترکی پروگرام Tika کب شروع کیا گیا، صوبہ کے کتنے تعلیمی اداروں میں اس پروگرام کے تحت تعلیم دی جا رہی ہے نیز اس پروگرام کے تحت اب تک کتنی کہاں کہاں خرچ کی گئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) صوبہ میں ترکی کے تعاون سے شروع کئے گئے پروگرام کے تحت ترکی حکومت کس شرح سے اس میں ادائیگی کرتی ہے نیز اب تک کتنی ادائیگی کر چکی ہے، کتنی ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک؟

(تاریخ وصولی 29 مارچ 2017 تاریخ ترسیل 8 جون 2017)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) ترکش کواپریشن و کوآرڈینیشن ایجنسی (ٹیکا) کے تعاون سے ابتدائی طور پر گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمرجنگ ٹیکنالوجی، ٹاؤن شپ، لاہور میں ایک عدد ڈینیم سینٹر کی تعمیر عمل میں لائی جا چکی ہے جس میں چار عدد ڈینیم کورسز کا اجراء کیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

1۔ انڈسٹریل سلائی مشین آپریٹر (چھ ماہ)

2۔ ڈینیم ویٹ پروسیس ایکسپرٹ (چھ ماہ)

3۔ ڈینیم ڈرائی پروسس ایکسپرٹ (چھ ماہ)

4۔ لیزر پروسیسنگ ایکسپرٹ (چھ ماہ)

فوائد:۔

ان کورسز کی بدولت علاقہ میں ڈینم انڈسٹری کو بین الاقوامی معیار کی تربیت یافتہ فنی مہارت کی حامل افرادی قوت بآسانی میسر آسکے گی۔

(ب) ٹیکا کے تعاون سے ڈینم سلائی کے کورس کا اجراء فروری 2017، ویٹ وڈرائی پروسیسنگ اور لیز پروسیسنگ کے کورسز کا اجراء اپریل 2017 سے گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمرجنگ ٹیکنالوجی میں کیا گیا ہے۔

(ج) ٹیکا کے تعاون سے گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمرجنگ ٹیکنالوجی، لاہور میں ڈینم سینٹر میں پہلے بیچ میں طلباء زیر تعلیم ہیں جن کی تعداد درج ذیل ہے۔

1۔انڈسٹریل سلائی مشین آپریٹر	25
2۔ڈینم ویٹ پروسس ایکسپرٹ	16
3۔ڈینم ڈرائی پروسس ایکسپرٹ	16
4۔لیزپروسیسنگ ایکسپرٹ	25

(د) ٹیکا کے تعاون سے ڈینم سلائی کے کورس کا اجراء فروری 2017 ویٹ وڈرائی پروسیسنگ اور لیز پروسیسنگ اور لیز پروسیسنگ کے کورسز کا اجراء اپریل 2017 سے گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمرجنگ ٹیکنالوجی میں کیا گیا ہے اور اب ٹیکا کی ٹیم نے ہاسپیٹیلیٹی کی لیب تعمیر کرنے کے لئے گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، گلبرگ، لاہور اور گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گجرپورہ لاہور کا دورہ کیا ہے اور جلد ہی ہاسپیٹیلیٹی کی لیب بنانے کے لیے کوئی ایک ادارہ منتخب کر لیا جائے گا۔اس پروجیکٹ میں ڈینم سینٹر کی تعمیر کے لیے 100 ملین روپے کی آلات و مشینری ٹیکا نے فراہم کی ہے جبکہ دیگر انتظامات بشمول فرنیچر، ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ، الیکٹرک جنریٹر، اساتذہ کی ٹریننگ و تنخواہ کی مد میں 32 ملین روپے ٹیوٹا کے بجٹ سے خرچ کئے گئے جس کی تفصیلات تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ٹیکا نے اس پروگرام کے تحت نقد رقم فراہم نہیں کی ہے ٹیکا نے ڈینم سلائی، ویٹ وڈرائی پروسس کے لیے بین الاقوامی معیار کی مشینری وآلات مہیا کئے ہیں جس کی لاگت تقریباً 100 ملین روپے ہے مستقبل میں بھی ٹیکا نقد رقم کے بجائے ہاسپیٹیلیٹی، کنسٹرکشن اور آٹوموبائلز کے شعبہ جات میں بہتری کے لیے

فنی معاونت ہی فراہم کرے گی جس میں ٹیکا کی طرف سے مشینری وآلات کی ترسیل، ٹیوٹا کے اساتذہ کی جدید خطوط پر فنی تربیت مہیا کرنا شامل ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2017)

ضلع میانوالی میں زکوٰۃ کی تقسیم کے حوالے سے متعلقہ تفصیلات

*8781: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی کو سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی زکوٰۃ کی رقم صوبائی حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنی رقم کس کس سکیم کے تحت اس ضلع کی عوام میں تقسیم کی گئی اس وقت کتنی رقم کس کے اکاؤنٹ میں پڑی ہوئی ہے؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس ہسپتال کو دی گئی؟

(د) کیا حکومت اس ضلع کے لئے مزید رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 8 فروری 2017 تاریخ ترسیل 18 اپریل 2017)

جواب

وزیر زکوٰۃ و عشر

(الف) ضلع میانوالی کو مالی سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران جاری کردہ رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	مالی سال	فراہم کی گئی رقم
1	15-2014	5 کروڑ 38 لاکھ 92 ہزار 423 روپے
2	16-2015	4 کروڑ 31 لاکھ 03 ہزار 111 روپے
3	17-2016	5 کروڑ 28 لاکھ 26 ہزار 407 روپے
	میزان	14 کروڑ 98 لاکھ 21 ہزار 941 روپے

(ب) اس ضلع میں مالی سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مبلغ 14 کروڑ 72 لاکھ 93 ہزار 111 روپے کی رقم تقسیم کی گئی مدوار تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے:۔

سال 17-2016 کے اختتام پر مبلغ 10 لاکھ 56 ہزار 730 کی غیر مستعمل رقم ضلع زکوٰۃ فنڈ میانوالی سے صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں واپس کر دی گئی ہے۔

(ج) ان سالوں کے دوران ضلع میانوالی کے ہسپتالوں کو جاری کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام ہسپتال	15-2014	16-2015	17-2016
تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال عیسیٰ خیل	3 لاکھ 27 ہزار 600 روپے	3 لاکھ 27 ہزار 600 روپے	4 لاکھ 38 ہزار روپے
تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کالاباغ	2 لاکھ 29 ہزار 320 روپے	2 لاکھ 29 ہزار 320 روپے	3 لاکھ 6 ہزار 600 روپے
تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پپلاں	2 لاکھ 18 ہزار 400 روپے	2 لاکھ 18 ہزار 400 روپے	2 لاکھ 92 ہزار روپے
ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر ہسپتال میانوالی	--	--	6 لاکھ 96 ہزار 425 روپے

(د) ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کو فنڈز کا اجراء صوبائی زکوٰۃ کونسل آبادی کے مطابق کرتی ہے زکوٰۃ فنڈز میں اضافہ یا کمی کا انحصار زکوٰۃ کی رقم کی وصولی میں اضافہ پر منحصر ہے۔ اگر آئندہ مالی سال کے لیے زکوٰۃ فنڈ میں زائد رقم وصول ہوئی تو اس صورت میں ضلع میانوالی کے لیے مختص فنڈز میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2017)

ضلع لاہور میں ٹیکنیکل تعلیمی اداروں کے سربراہان کے نام سے متعلقہ تفصیلات

*9113: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں واقع ٹیکنیکل تعلیمی اداروں کے سربراہان کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ضلع لاہور کے ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں طلباء کو کروائے جانے والے مکمل کورسز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ضلع لاہور کے ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو کس شرح سے مالی امداد فراہم کی جارہی ہے نیز مالی امداد کے علاوہ طلباء کو حکومت کی طرف سے اور کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 29 مارچ 2017 تاریخ ترسیل 8 جون 2017)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) ضلع لاہور میں واقع ٹیکنیکل تعلیمی اداروں کے سربراہان کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور کے ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں طلباء کو کروائے جانے والے مکمل کورسز کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ٹیوٹا کے زیرانتظام فنی تعلیمی اداروں میں طلباء کی مالی معاونت نہ کی جاتی ہے البتہ مستحق طلباء کو قواعد وضوابط کے مطابق Tuition Fee مکمل یا جزوی معاف کی جاتی ہے تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

علاوہ ازیں 6 ماہ تک کے کم دورانیہ کے انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون کورسز میں زیر تعلیم طلباء کو مفت فنی تربیت کے ساتھ ماہانہ 1000 روپے وظیفہ دیا جاتا ہے۔

ٹیوٹا کے زیرانتظام ضلع لاہور کے مندرجہ ذیل 6 ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں لائبریری کی سہولت بھی موجود ہے۔

1۔ جی سی ٹی ریلوے روڈ، لاہور

2۔ جی سی ٹی رائے ونڈ روڈ، لاہور

3۔ جی سی ٹی (برائے خواتین)، لٹن روڈ، لاہور

4۔ جی سی ٹی، پرنٹنگ اینڈ گرافک آرٹس، لاہور

5۔ جی ٹی ٹی آئی، گلبرگ لاہور

6۔ جی ٹی ٹی آئی، مغلپورہ لاہور

مزید یہ کہ ضلع لاہور کے مندرجہ ذیل فنی تعلیمی اداروں کے طلباء کو ٹرانسپورٹ کی سہولت میسر ہے۔

1۔ جی آئی ای ٹی، کوٹ لکھپت

2۔ جی اے ایم ٹی آئی، لاہور

3۔ جی ٹی ٹی آئی گجر پورہ

جبکہ مندرجہ ذیل اداروں میں ہاسٹل کی سہولت موجود ہے۔

1۔ جی سی ٹی ریلوے روڈ، لاہور

2۔ جی ٹی ٹی آئی (خواتین) ٹاؤن شپ، لاہور

3۔ جی آئی ای ٹی، کوٹ لکھپت، لاہور

4۔ جی سی ٹی، پرنٹنگ اینڈ گرافک آرٹس، لاہور

ٹیوٹا سے فارغ التحصیل طلباء کو کاروبار کیلئے Akhuwat کے اشتراک سے قرضہ حسنہ بھی فراہم کیا جارہا ہے تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2017)

پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کو فنڈز کی فراہمی اور بورڈ کی تشکیل سے متعلقہ تفصیلات

*9083: جناب عبدالقدیر علوی: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کس ادارے کے تحت کام کرتی ہے نیز یہ کہ ان کو فنڈز کون سا ادارہ فراہم کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ووکیشنل اینڈ ٹریننگ کونسل اضلاع کی سطح پر اداروں کو سپر وائز کرنے کے لئے مقامی افراد پر مشتمل بورڈز بناتا ہے؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس بورڈ میں نامزدگی کا کیا Criteria ہے اور یہ بورڈ کتنی مدت کے لئے بنایا جاتا ہے اس کی تشکیل نو کون سی اتھارٹی یا آفیسر کرتا ہے اس بورڈ کے ممبرز کی نامزدگی میں مقامی پارلیمنٹیرینز کا کوئی کردار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 21 مارچ 2017 تاریخ ترسیل 13 جون 2017)

جواب

وزیر زکوۃ و عشر

(الف) پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل ایک خود مختار ادارہ ہے جو ایک کونسل (بورڈ) کے زیر انتظام ہے۔ اس کونسل کے چیئرمین کو وزیراعلی تعینات کرتے ہیں۔ نیز ان کو فنڈز پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ گرانٹ ان ایڈ کی صورت میں جبکہ پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت کام کرنے والے ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس (VTIs) میں فنی تربیت حاصل کرنے والے مستحق زکوٰۃ طلباو طالبات کو محکمہ زکوٰۃ و عشر وظائف فراہم کرتا ہے۔ مستحق طلباو طالبات کے استحقاق کا تعین متعلقہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی کا چیئرمین کرتا ہے۔ اور اسکی سفارش سے ضلعی زکوٰۃ کمیٹی ان بچوں کو وظیفہ مہیا کرتی ہے اور اسکے علاوہ بین الاقوامی حکومتی اور نجی ادارے بھی بچوں کی تربیت کیلیے فنڈ مہیا کرتے ہیں۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل اضلاع کی سطح پر اداروں کو سپروائز کرنے کے لیے مقامی افراد پر مشتمل ڈسٹرکٹ بورڈ آف مینجمنٹ (DBOM) بناتا ہے۔

(ج) پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل، بذریعہ پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل ایکٹ 1998، کی شق 41 کے تحت، اس بورڈ کی تشکیل کے لیے مجاز اتھارٹی ہے۔ اس بورڈ کی تشکیل 3 سال کی مدت کے لیے ہوتی ہے جس کے ارکان مندرجہ بالا ایکٹ کی شق 41 کے تحت غیر سیاسی، غیر سرکاری اور ترجیحا کاروباری افراد ہوتے ہیں جن کی تعداد، علاوہ پریذیڈنٹ، کم از کم 6 اور زیادہ سے زیادہ 18 (بشمول 3 ex-officio ممبران، Deputy Commissioner, Chairman DZC, Manager, (Area ہو سکتی ہے مندرجہ بالا قانون اس بورڈ کی تشکیل میں مقامی پارلیمنٹیرینز کا کوئی کردار واضح نہیں کرتا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2017)</u>

سیالکوٹ شہر میں ٹیوٹا کے ادارے و دیگر تفصیلات

*9145: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر میں TEVTA کے کتنے ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) اس شہر میں مزید کتنے ادارے حکومت کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیااس شہر میں TEVTA کے جوادارے چل رہے ہیں وہ اس شہر میں واقعہ انڈسٹری سے Related ہیں؟

(د) حکومت کب تک اس شہر کی انڈسٹری سے Related مزید ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 14 اپریل 2017 تاریخ ترسیل 18 جون 2017)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) سیالکوٹ شہر میں مندرجہ ذیل ادارے TEVTA کے تحت کام کر رہے ہیں۔

1۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، سیالکوٹ

2۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین)، سیالکوٹ

3۔ گورنمنٹ آپرنٹس شپ ٹریننگ سنٹر سیالکوٹ

4۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، (جیل) سیالکوٹ

5۔ انسٹی ٹیوٹ آف سرجیکل ٹیکنالوجی، سیالکوٹ

6۔ میٹل انڈسٹریز ڈویلپمنٹ سنٹر، سیالکوٹ

(ب) فی الحال حکومت اس شہر میں مزید کوئی بھی ادارہ کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(ج) اس شہر میں موجود TEVTA کے ادارے جو کورسز چلا رہے ہیں وہ مقامی صنعت سے مطابقت رکھتے ہیں۔ چند ادارے مقامی صنعت کو مدنظر رکھ کر بنائے گئے ہیں جن میں میٹل انڈسٹریز ڈویلپمنٹ سنٹر، سیالکوٹ MIDC اور انسٹی ٹیوٹ آف سرجیکل ٹیکنالوجی، سیالکوٹ (IST) شامل ہیں۔ تمام کورسز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فی الحال حکومت اس شہر میں مزید کوئی بھی ادارہ کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2017)

محکمہ زکوٰۃ و عشر غریب لوگوں کو زکوٰۃ نہ ملنے سے متعلقہ تفصیلات

*9102: میاں طارق محمود: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے دوسال سے صوبہ بھر میں غریب لوگوں کو زکوٰۃ نہیں ملی؟

(ب) کیاحکومت فوری طور پر غریب لوگوں کوزکوٰۃ فنڈ جاری کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگرہاں توکب تک ؟

(تاریخ وصولی 27 مارچ 2017 تاریخ ترسیل 13 جون 2017)

جواب

وزیرزکوٰۃوعشر

(الف) گزشتہ دوسالوں سے صوبہ پنجاب کے مستحق افراد کو بلاتعطل زکوٰۃ کی مختلف مدات میں زکوٰۃ فنڈ کی ادائیگی کی جارہی ہے۔

(ب) جیساکہ جزو "الف" میں بتایاگیاہے کہ صوبہ پنجاب کے مستحق افراد کو بلاتعطل زکوٰۃ فنڈ کی ادائیگی جا ری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2017)

ضلع فیصل آباد میں محکمہ صنعت کے ملازمین، ادارے اور انڈسٹریل اسٹیٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9172: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیاوزیرصنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ صنعت کے کتنے ملازمین کام کررہے ہیں، تفصیل عہدہ، گریڈوائز بتائیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ادارے کس کس نام سے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سی انڈسٹریل اسٹیٹ ہیں؟

(د) مالی سال 17-2016 کے دوران کتنی رقم اس محکمہ کو فراہم کی گئی ہے اس کی مدوائز تفصیلات بتائیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ ہذاانڈسٹری مالکان کو کون کون سی سہولیات یاخدمات فراہم کررہاہے؟

(و) اس ضلع میں کس جگہ انڈسٹریل اسٹیٹ اور ٹیکنیکل ادارے بنانے کی تجویز حکومت کے زیرغور ہے؟

(تاریخ وصولی 25 اپریل 2017 تاریخ ترسیل 19 جون 2017)

جواب

وزیرصنعت، تجارت وسرمایہ کاری

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ صنعت کے بیس ملازمین ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	عہدہ	گریڈ
۱۔	ڈسرکٹ آفیسر	۱۷
۲۔	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر	۱۷
۳۔	انسپکٹر آف بوائلر	۱۶
۴۔	سٹینو گرافر	۱۵
۵۔	سینئر کلرک	۱۴
۶۔	سینئر کلرک	۱۴
۷۔	سینئر کلرک	۱۴
۸۔	اسسٹنٹ انڈسٹریل ڈویلپمنٹ آفیسر	۱۱
۹۔	سٹیٹسٹیکل اسسٹنٹ	۱۱
۱۰۔	جونیئر کلرک	۱۱
۱۱۔	جونیئر کلرک	۱۱
۱۲۔	جونیئر کلرک	۱۱
۱۳۔	جونیئر کلرک	۱۱
۱۴۔	ڈرائیور	۴
۱۵۔	نائب قاصد	۳
۱۶۔	نائب قاصد	۲
۱۷۔	نائب قاصد	۱
۱۸۔	نائب قاصد	۱
۱۹۔	سویپر	۲
۲۰۔	چوکیدار	۱

(ب)اس ضلع میں محکمہ کے دو دفاتر مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔

۱۔ڈسٹرکٹ آفیسر انڈسٹریز پرائسسز اوزان وپیمائش، بمقام کمشنر آفس فیصل آباد

۲۔انسپکٹر آف بوائلرز فیصل آباد سرکل بمقام پیپلز کالونی فیصل آباد
(ج)اس ضلع میں درج ذیل 4انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں۔
ا۔ پنجاب سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، سرگودھا روڈ، فیصل آباد۔
۲۔ فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ نزد ساہیانوالہ انٹرچینج، تحصیل چک جھمرہ، فیصل آباد۔
۳۔ ویلیو ایڈیشن سٹی نزد کھڑیانوالہ چوک، تحصیل چک جھمرہ، فیصل آباد۔
۴۔ ملت انڈسٹریل اسٹیٹ، ملت روڈ فیصل آباد
(د) مالی سال 17۔2016 کے دوران فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئیں ہیں۔
(ہ) محکمہ صنعت کی حالیہ پالیسی کے تحت انڈسٹری مالکان کو کسی بھی قسم کی صنعت لگانے کیلئے پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ حالیہ پالیسی کے تحت محکمہ صنعت ایک سہولت کار کا کردار ادا کر رہا ہے۔ جبکہ محکمہ ہذا کے فرائض میں انڈسٹری مالکان کو مفید معلومات فراہم کرنا اور صنعتوں کے فروغ کیلئے ان کی رہنمائی کرنا شامل ہے۔ انڈسٹری مالکان کے مسائل اور ان کے حل کیلئے مثبت تجاویز کو حکومتی سطح تک پہنچانا شامل ہے۔
(و) فی الحال کوئی نئی انڈسٹری اسٹیٹ بنانے کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2017)

محکمہ صنعت کا بجٹ اور میگا پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9205: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
(الف) محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کا مالی سال 16۔2015 اور 17۔2016 کا بجٹ مد وائز کتنا تھا؟
(ب) ان سالوں کے دوران محکمہ صنعت نے کون کون سے میگا پراجیکٹ کس کس جگہ کتنی کتنی مالیت کے شروع کیے؟
(ج) ان میں سے کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی تک زیر تکمیل ہیں؟
(د) یہ منصوبے / میگا پراجیکٹ کن کن Consultant کی نگرانی میں مکمل ہوئی؟
(ہ) ان Consultant کو ان منصوبہ جات کی کتنی فیس ادا کی گئی، تفصیل منصوبہ وائز بتائیں؟

(تاریخ وصولی 4 مئی 2017 تاریخ ترسیل 18 جولائی 2017)

جواب

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری

(الف) محکمہ صنعت، تجارت وسرمایہ کاری کو مالی سال 16-2015 اور 17-2016 میں مبلغ 3773.658 ملین روپے اور 13145.141 ملین روپے بالترتیب جاری کئے گئے تھے۔ جن کی تفصیل منسلکہ "الف" "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سالوں کے دوران محکمہ ہذا نے کوئی میگا پراجیکٹ شروع نہیں کیا۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

(د) متعلقہ نہ ہے۔

(ہ) متعلقہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2017)

وہاڑی:۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9224: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل وہاڑی میں قائم سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کب اور کتنے رقبہ پر قائم کی گئی؟

(ب) اس وقت یہاں کتنے انڈسٹریل اور پبلک سروس کے پلاٹ بنائے گئے ہیں ان میں سے کتنے الاٹ ہو چکے ہیں؟

(ج) اس وقت یہاں کتنے یونٹ چالو حالت میں ہیں اور ان میں کون کون سی پراڈکٹس تیار ہو رہی ہیں؟

(د) کیا مذکورہ انڈسٹریل اسٹیٹ میں سوئی گیس کی سہولت موجود ہے؟

(ہ) کیا اس میں کوئی کیمیکل یونٹ لگانے کا کام ہو رہا ہے اور اس کا طریقہ کار کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 12 مئی 2017 تاریخ ترسیل 18 جولائی 2017)

جواب

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری

(الف) پنجاب سمال انڈسٹریل کارپوریشن کے زیر انتظام وہاڑی میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے۔

(ب)۔ ایضاً۔

(ج)۔ایضا۔

(د)۔ایضا۔

(ہ)۔ایضا۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2017)

لاہور شہر میں اشیاء خوردونوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9242: محترمہ شنیلا روت: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں اشیاء خوردنوش کی قیمتوں کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے پرائس کنٹرول کمیٹیاں بنائی گئی ہیں؟

(ب) ان کمیٹیوں نے سال 16-2015 میں کتنے جرمانے کئے حکومت نے آمد رمضان سے قبل اشیائے خوردنوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا پیشگی اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 15 مئی 2017 تاریخ ترسیل 7 جولائی 2017)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں اشیاء خوردونوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ جس کے چیئر مین ڈپٹی کمشنر خود ہیں۔ نوٹیفیکیشن (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یہ کمیٹی پندرہ روزہ / ماہانہ کی بنیاد پر اشیاء ضروریہ کی طلب رسد اور قیمتوں کا موازنہ کرتی ہے اور نئی قیمتوں کا اجراء کرتی ہیں۔ کمیٹی کے رمضان سے قبل خصوصی اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں جس میں تمام انتظامات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ رمضان 2016ء سے قبل میٹنگ کے منٹس ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) اشیاء کی نوٹیفائیڈ قیمتوں پر فروخت کے لیے 160 پرائس مجسٹریٹ مقرر کیے گئے ہیں جو کہ قیمتوں کی کڑی نگرانی کرتے ہیں اور موقع پر سخت سزا دیتے ہیں۔

سال 16۔2015 میں ضلع لاہور میں مجسٹریٹس نے 238,575 انسپیکشن کی 15290 ایف آئی آر درج کیں 21,584 افراد کو گرفتار کیا گیا اور 11,211,150 روپے جرمانہ کیا گیا۔ حکومت نے رمضان سے پہلے اشیاء کی ارزاں نرخوں پر دستیابی کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کیے گئے۔

1۔ رمضان کی آمد سے دو ماہ قبل کنٹی جینسی پلان کی تیاری کی جاتی ہے۔ جس میں رمضان بازاروں کا قیام اور ڈیوٹی روسٹرز جاری کیا جاتا ہے۔

2۔ انجمن تاجران، پولٹری ایسو سی ایشن، شوگر مل وڈیلرز ایسو سی ایشن گھی مل ایسو سی ایشن فلور ملز ایسو سی ایشن سے خصوصی طور پر میٹنگز کی جاتی ہیں جس میں ان سے ذخیرہ اندوزی نہ کرنے اور اشیاء کی ڈیمانڈ کے مطابق فراہمی کی یقین دہانی کروائی جاتی ہے۔ لاہور شہر میں 31 رمضان بازار اور ایگریکلچر فیئر پرائس شاپس قائم کی گئی جہاں پر اشیاء ہول سیل اور سبسڈائزڈ قیمتوں پر فراہم کی جاتی تھیں۔

3۔ گھی و آئل پر 10 روپے فی کلو گرام رعایت۔ چکن میٹ پر 15 روپے انڈوں پر 8 روپے فی درجن چینی پر 10 روپے فی کلو آٹے پر تقریباً 13 روپے فی کلو رعایت دی گئی۔ 11 اشیاء ہول سیل ریٹ پر فراہم کی گئیں۔ (سیب، کیلا، آلو، پیاز، ٹماٹر، کریلا، بھنڈی، کدو، چنا، دال مسور اور چاول) 5 اشیاء پر 10 روپے فی کلو سبسڈی دی گئی۔ (دال چنا، بیسن، دال ماش، مسور، کھجور)

4۔ عوام کو مفت سحری و افطاری مہیا کرنے کے لیے فری افطار و سحری دستر خوان قائم کئے جاتے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2017)</u>

لاہور — رائے ممتاز حسین بابر

21۔ اکتوبر 2017ء — سیکرٹری

بروز پیر مورخہ 23۔اکتوبر 2017 کو محکمہ جات 1۔آبپاشی ۔2۔ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ۔3۔زکوٰۃ و عشر کے سوالات و جوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	ڈاکٹر سید وسیم اختر	8655۔8796۔8795
2	میاں طارق محمود	9102۔8484۔8562۔8561
3	ڈاکٹر صلاح الدین خان	8781۔8783
4	محترمہ نگہت شیخ	9113۔9112۔9016
5	جناب عبدالقدیر علوی	9083۔9281
6	چودھری محمد اکرام	9145
7	جناب احسن ریاض فتیانہ	9205۔9172
8	محترمہ شمیلہ اسلم	9224
9	محترمہ شنیلا روت	9242